ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:3نومبر1952

راگھوونشی ملز لمیٹڈ۔

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی۔

[مہر چند مہاجن، داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس-"نتیجہ خیز نقصان کی پالیسیوں" کے تحت موصول ہونے والی رقم-آیا آمدنی-تشخیص-"آمدنی" کی تعریف-کاروبار سے پیدا نہ ہونے والی رسید کی چھوٹ-بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، (11،سال1922)،دفعات(6C)،4 (3) (vii)۔

اپیل کنندہ ملوں نے اس کی عمارت، کارخانہ اور مشینری کا مختلف بیمہ کمپنیوں کے ساتھ آگ کے خلاف بیمہ کرایا تھا اور اس قسم کی کچھ پالیسیاں بھی نکالی تھیں جنہیں "نتیجہ خیز نقصان کی پالیسیاں" کہا جاتا ہے جو منافع کے نقصان، قائم شدہ فیس اور ایجنسی کمیشن کے خلاف بیمہ کرتی ہیں۔ملوں کو آگ سے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا تھا اور اپیل کنندہ کو نتیجے میں ہونے والے نقصان کی پالیسیوں کے تحت کچھ رقم موصول ہوئی تھی۔

حکم ہوا کہ، ان پالیسیوں کے تحت موصول ہونے والی رقم بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2 (6C) کے معنی کے اندر "آمدنی" تھی، اور چونکہ وہ کمپنی کی ملکیت اور کاروبار کے انعقاد سے لازم و ملزوم طور پر جڑے ہوئے تھے اور اس سے پیدا ہوئے تھے، اس لیے انہیں دفعہ 4 (3) (vii) کے تحت مستثنیٰ نہیں کیا گیا تھا، اور اس لیے وہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت انکم ٹیکس کے قابل تھے۔

[عزت مآب نے یہ واضح کیا کہ وہ اس مفروضے پر آگے بڑھے کہ پوری رقم منافع کے نقصان کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تفویض کی گئی تھی اور انہوں نے دیگر رقوم کے بارے میں کچھ بھی فیصلہ نہیں کیا جو دوسرے سروں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں، جیسے کہ قائم شدہ فیس یا ایجنسی کمیشن۔

شا والیس اینڈ کمپنی کے معاملے [(1932) 59 آئی اے 206] میں "آمدنی" کی تعریف کو "وقتاً فوقتاً مالیاتی واپسی" کے طور پر "کسی قسم کی باقاعدگی، یا متوقع باقاعدگی کے ساتھ، مخصوص ذرائع سے "اس معاملے کے مخصوص حقائق کے حوالے سے پڑھا جانا چاہیے اور اس نوعیت کی رسیدوں پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

دی کنگ بنام بی سی فر اور سیڈر لامبر کمپنی [1932] اے سی 441 اور ان لینڈ ریونیو کے کمشنرز بنام ولیمز ایگزیکٹوز [1944] 26 ٹیکس .23cas کا اطلاق ہوا۔ کمشنر انکم ٹیکس، بنگال بنام شا والیس اینڈ کمپنی (1932) 59 آئی۔ اے۔ 206، نے تبصرہ کیا۔

بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کی توثیق ہوئی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 55، سال 1950۔ انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 5، سال 1948 میں بمبئی نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ کے 18 مارچ 1949 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی، جو انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل، بمبئی بنچ 'A' کے 27 ستمبر 1947 کے کے آئی ٹی اے نمبر 2205 سال 1946-47 حکم سے پیدا ہوئی تھی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری (کے ٹی دیسائی اور اے ایم مہتا، ان کے ساتھ)۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت، (جی این جوشی، ان کے ساتھ) مدعا علیہ کی طرف سے۔

3.1952 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بوس نے سنایا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، سال 1922 کی دفعہ 66(1) کے تحت انکم ٹیکس ریفرنس میں بمبئی کی عدالت عالیہ کی طرف سے اپیل ہے۔

انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کی بمبئی بنچ نے درج ذیل حالات میں بمبئی عدالت عالیہ کو حوالہ دیا تھا۔

اپیل کنندہ مشخص الیہ ایک کمپنی ہے جسے بمبئی کی رگھوونشی ملز لمیٹڈ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جس تشخیصی سال سے ہمارا تعلق ہے وہ 46-1945 ہے۔ مشخص الیہ نے مختلف بیمہ کمپنیوں کے ساتھ اپنی عمارتوں، کارخانہ اور مشینری کا بیمہ کرایا تھا اور ان پالیسیوں کے علاوہ، ایک قسم کی چار پالیسیاں بھی نکالی تھیں جنہیں "نتیجہ خیز نقصان کی پالیسی" کہا جاتا ہے۔ "اس قسم کی پالیسی منافع کے نقصان، قائم شدہ فیس اور ایجنسی کمیشن کے خلاف بیمہ کرتی ہے۔ بعد کے سروں کے تحت بیمہ شدہ کل رقم روپے 37,75,000 تھی۔ منافع اور قائم شدہ فیس کا نقصان، اور ایجنسی کمیشن کی وجہ سے روپے 2,25,000، جس سے کل روپے 40,00,000 بنتے ہیں۔

18 جنوری 1944 کو آگ بھڑک اٹھی اور ملیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔ اس لیے مختلف بیمہ کمپنیوں نے مشخص الیہ کمپنی کو اس سال کے حساب سے مجموعی طور پر روپے 14,00,000 ادا کیے جس سال سے ہم ان پالیسیوں کے تحت متعلق ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل دو رقوم میں ادا کیا گیا تھا: 8 ستمبر 1944 کو روپے 8,25,000 اور 22 دسمبر 1944 کو روپے 5,75,000۔ ان ادائیگیوں کو مشخص الیہ کی آمدنی کا حصہ سمجھا گیا ہے اور اسی کے مطابق کمپنی پر ٹیکس لگایا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ رقوم ٹیکس کے ضمن میں ہیں یا نہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم حوالہ کردہ سوال کا تعین کریں، یہ بتانا ضروری ہو گا کہ اس پورے روپے 14,00,000 کو منافع کے نقصان کی وجہ سے ادا کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ مشخص الیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سالیسیٹر جنرل نے دعوی کیا کہ یہ غلط ہے کیونکہ اس کا وہ حصہ جو قائم شدہ فیس اور ایجنسی کمیشن کے لیے تفویض کیا گیا ہے، کسی بھی تعبیر پر ٹیکس ضمن میں نہیں ہو سکتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ دلیل نئی ہے اور اس میں حقائق کے سوالات شامل ہیں اور حوالہ کردہ سوال کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ نتیجتاً ہم اس کی تفریح نہیں کر پاتے۔ اس عدالت تک کی کارروائی کے دوران یہ فرض کیا گیا ہے کہ پورا روپیہ 14,00,000 منافع کے نقصان کے لیے تفویض کیا گیا تھا۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو یہ ظاہر کرے کہ اسے کبھی دوسرے سروں میں تقسیم کیا گیا تھا یا یہ کہ اسے کبھی تقسیم کیا گیا تھا، یا تو انشورنس کمپنیوں کے ذریعے یا مشخص الیہ کے ذریعے، اور نہ ہی ایسا کوئی مواد ہے جس پر ہم اسے تقسیم کر سکیں۔ لہٰذا ہمارا فیصلہ اس مفروضے پر آگے بڑھتا ہے کہ پوری رقم منافع کے نقصان کے لیے تفویض کی گئی ہے اور ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم دیگر رقوم کے بارے میں کچھ بھی فیصلہ نہیں کرتے جو دوسرے سروں میں تقسیم ہو سکتی ہیں۔

اس سوال کا حوالہ ان اصطلاحات میں دیا گیا ہے:-

"چاہے معاملے کے حالات میں، روپے 14,00,000 کی رقم بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2 (6C) کے معنی میں مشخص الیہ کمپنی کی آمدنی تھی اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت انکم ٹیکس ادا کرنے کے لیے ذمہ دار تھی۔"

ہم اس معاملے میں چار مختلف بیمہ کمپنیوں کے ساتھ بیمہ کی چار پالیسیوں سے متعلق ہیں۔ موجودہ معاملے سے متعلق شقیں چاروں صورتوں میں یکساں ہیں حالانکہ ہر بیمہ کمپنی کی طرف سے بیمہ کی گئی رقم مختلف ہوتی ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:-

"پالیسی نمبر سی ایل 10018 ....

صرف X لاکھ روپے

منافع کے نقصان پر، مذکورہ کمپنی کی ملز کے قائم شدہ فیس اور ایجنسی کمیشن، آگ لگنے کے بعد ہینز روڈ، مہالکشمی، بمبئی میں واقع ہیں۔.................

بیمہ کے لیے اعلان کردہ کل رقم روپے 40,00,000 ہے اور صرف 18 ماہ کے فوائد کے لیے درج ذیل ہے:-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

منافع کے نقصان اور قائم شدہ فیس پر روپے 37,75,000۔

ایجنسی کمیشن پر روپے 2,25,000۔

روپے 40,00,000 جن میں سے یہ پالیسی صرف X لاکھ روپے کا احاطہ کرتی ہے۔

پالیسی نمبر سی ایل 10018 سے منسلک اور اس کا حصہ بننے والا گوشوارہ۔ کمپنی بیمہ شدہ کو ادائیگی کرے گی:—

(a) پیداوار میں کمی اور (b) کام کرنے کی لاگت میں اضافے اور اس کے تحت واجب الادا رقم کی وجہ سے مجموعی منافع کا نقصان ہو گا..................................."

ان دو اصطلاحات کی تعریفیں درج ذیل ہیں۔ ہمیں انہیں دوبارہ پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر درج ذیل تعریفیں آئیں:-

"مجموعی منافع-خالص منافع میں بیمہ شدہ قائم شدہ فیس کی رقم شامل کرنے سے پیدا ہونے والی رقم، یا اگر کوئی خالص منافع نہیں ہے تو بیمہ شدہ قائم شدہ فیس کی رقم، کسی بھی خالص تجارتی نقصان کے اس تناسب سے کم ہے جو بیمہ شدہ قائم شدہ فیس کی رقم کاروبار کے تمام قائم شدہ فیس کو برداشت کرتی ہے۔

خالص منافع- تمام اسٹینڈنگ اور دیگر چارجز بشمول فرسودگی کے لیے مناسب التزام کیے جانے کے بعد احاطے میں بیمہ شدہ کے کاروبار کے نتیجے میں خالص تجارتی منافع (تمام سرمائے کی رسیدوں اور اضافے اور سرمائے سے مناسب طریقے سے وصول ہونے والے تمام اخراجات کو چھوڑ کر)۔

بیمہ شدہ قائم شدہ فیس - قرضوں اور بینک اوور ڈرافٹ پر سود، کرایہ کی شرح اور ٹیکس، مستقل عملے کی تنخواہ اور ہنر مند ملازمین کی اجرت، ڈائریکٹرز کی فیس، آڈیٹر کی فیس، سفری اخراجات، انشورنس پریمیم، اشتہارات اور ایجنسی کمیشن۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

معاوضے کی مدت-وہ مدت جو آگ لگنے سے شروع ہوتی ہے اور اس کے بعد لگاتار اٹھارہ کیلنڈر مہینوں کے بعد ختم نہیں ہوتی ہے جس کے دوران کاروبار کے نتائج آگ کے نتیجے میں متاثر ہوں گے۔

مجموعی منافع کی شرح-آگ لگنے کی تاریخ سے فوراً پہلے مالی سال کے دوران پیداوار پر کمائے گئے فی یونٹ مجموعی منافع کی شرح۔ جس میں ایسی ایڈجسٹمنٹ کی جائے گی جو کاروبار کے رجحان کو فراہم کرنے کے لیے ضروری ہو اور کاروبار میں تغیرات یا آگ لگنے سے پہلے یا بعد میں کاروبار کو متاثر کرنے والے خصوصی حالات یا جس سے کاروبار متاثر ہوتا اگر آگ نہ لگی ہوتی تاکہ اس طرح ایڈجسٹ کیے گئے اعداد و شمار اس نتیجے کی نمائندگی کریں جو آگ لگنے کے بعد نسبتاً مدت کے دوران حاصل کیے گئے ہوتے۔"

واضح الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ منافع کے حوالے سے بیمہ زیادہ سے زیادہ ممکن تھا۔ اگر ملیں معمول کے مطابق کام کر رہی ہوتیں تو جو منافع ہوتا۔

ہم اگلا رخ انکم ٹیکس ایکٹ کی طرف کرتے ہیں۔ دفعہ 3 کے تحت "پچھلے سال کی کل آمدنی" ایکٹ توضیعات کے تابع ٹیکس کے لیے ذمہ دار ہے۔ دفعہ 4 شامل کرنے کے لیے کل آمدنی کی وضاحت کرتا ہے۔

"تمام آمدنی، منافع اور فوائد جو بھی منبع سے حاصل ہوتے ہیں۔"

کچھ قابلیتیں ہیں لیکن ان کا یہاں کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ دیکھا جائے گا کہ قابل ٹیکس شے، "کل آمدنی"، تین عناصر، "آمدنی"، "منافع" اور "نفع" کو شامل کرتی ہے۔ اب اگرچہ یہ بہت سے معاملات میں مُتراکب ہو سکتے ہیں، اس کے باوجود وہ الگ اور منقطع ہیں، اور سادہ سا سوال یہ ہے کہ کیا 14 لاکھ روپے ان میں سے کسی ایک یا زیادہ سروں کے تحت آتے ہیں۔ ہماری رائے میں، یہ "آمدنی" ہے اور اسی طرح قابل ٹیکس ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

مشخص الیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اسے منافع نہیں کہا جا سکتا کیونکہ رقم صرف اس صورت میں ادا کی جاتی ہے جب نقصان یا جزوی نقصان ہوتا ہے اور اس طرح کے حالات میں بیرونی ذرائع سے موصول ہونے والی کوئی چیز وہ رقم نہیں ہے جو کاروبار میں کمائی جاتی ہے اور اگر کوئی آمدنی اور منافع نہیں ہے تو کوئی آمدنی نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ صرف "منافع" کے لفظ پر مرکوز ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ "منافع" نہ ہو لیکن یہ ایک ایسی چیز ہے جو منافع کی نمائندگی کرتی ہے اور اس کا مقصد ان کی جگہ لینا تھا اور اس لیے یہ اتنی ہی آمدنی ہے جتنی عام طریقے سے حاصل ہونے والے منافع یا فوائد۔ دفعہ 4 کو اس قدر وسیع پیمانے پر بیان کیا گیا ہے کہ ہر وہ چیز جو کسی شخص کو موصول ہوتی ہے اور اس کے کل کھاتے کے کریڈٹ پہلو کو بڑھاتا ہے وہ یا تو آمدنی ہے یا منافع یا نفع۔

ایکٹ میں "آمدنی" کی وضاحت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے سوائے اس کے کہ دفعہ 2(6C) میں کہا گیا ہے کہ اس میں کچھ ایسی چیزیں شامل ہیں جنہیں ممکنہ طور پر آمدنی کے طور پر نہیں بلکہ خصوصی تعریف کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ تاہم یہ اس کی عامیت کو محدود نہیں کرتا ہے۔ قدرتی معنی سوائے اس کے کہ دفعہ میں اہل ہوں۔ خود۔ اس کے بعد آنے والے الفاظ، یعنی "جو بھی ماخذ سے اخذ کیا گیا ہے"، ظاہر کرتے ہیں کہ جال کتنا وسیع ہے۔ اسی طرح دفعہ 6 میں بھی۔ قابل ٹیکس آمدنی کے مختلف سروں کو متعین کرنے کے بعد یہ "دوسرے ذرائع سے آمدنی" کے تمام جملے کو سامنے لاتا ہے۔

تاہم "آمدنی" اور "قابل ٹیکس آمدنی" کے درمیان فرق ہے۔ ایکٹ کا مقصد آمدنی کے تمام ذرائع کو ٹیکس کے تابع کرنا نہیں ہے، کیونکہ ذمہ داری کو واضح طور پر ایکٹ توضیعات کے تابع بنایا گیا ہے اور دفعات میں مستثنیات اور حدود کا ایک سلسلہ ہے۔ ان میں سے زیادہ تر دفعہ 4 میں ہی بیان کیے گئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی یہاں لاگو نہیں ہوتا ہے۔ موجودہ مقاصد کے لیے قریب ترین نقطہ نظر دفعہ 4 (3) (vii) ہے:-

> "کوئی بھی رسیدیں۔................ کاروبار سے پیدا ہونے والی رسیدیں جو غیر معمولی اور غیر بار بار ہونے والی نوعیت کی ہوں،"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"لیکن جہاں تک مشخص الیہ کا تعلق ہے، اسٹنگ ان الفاظ میں مضمر ہے جو "کاروبار سے پیدا ہونے والی رسیدیں نہیں ہیں"۔

مشخص الیہ ایک کاروباری کمپنی ہے۔ اس کا مقصد منافع کمانا اور نقصان کے خلاف بیمہ کرنا ہے۔ عام طور پر یہ خام مال خرید کر، ان میں سے سامان تیار کر کے اور انہیں بیچ کر ایسا کرتا ہے تاکہ توازن پر خود کو منافع یا فائدہ ہو۔ لیکن اس کے پاس منافع حاصل کرنے کے دوسرے طریقے بھی ہیں، جیسا کہ تمام سمجھدار کاروبار کرتے ہیں، یعنی منافع کے نقصان کے خلاف بیمہ کرنا۔ یہ بلاشبہ ہے کہ ایسے حالات میں ادا کی گئی رقم ایک رسید ہے اور جہاں تک یہ منافع کے نقصان کی نمائندگی کرتی ہے، سرمائے کے نقصان وغیرہ کے برخلاف، یہ اصطلاح کے کسی بھی عام معنی میں آمدنی کی ایک شے ہے۔ یہ بھی اتنا ہی واضح ہے کہ رسید کاروبار کی ملکیت اور طرز عمل سے لازم و ملزوم طور پر جڑی ہوئی ہے اور اس سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے مطابق، یہ مستثنی نہیں ہے۔

اس سوال پر کینیڈا کی عدالت عظمیٰ نے غور کیا جس نے فیصلہ کیا کہ اس نوعیت کی رسید "منافع" نہیں ہے اور اس لیے قابل ٹیکس نہیں ہے [بی سی فر اور سیڈر لامبر کمپنی بنام دی کنگ ([1])]۔ لیکن عدالت نے اس وسیع موقف کا جائزہ نہیں لیا کہ آیا یہ "آمدنی" ہے اور کسی بھی صورت میں اس فیصلے کو پریوی کونسل ([2]) میں اپیل پر الٹ دیا گیا۔ عزت ماب نے اسے "آمدنی" قرار دیا۔ اس کے بعد انگلینڈ میں عدالت مرافعہ نے اس کی توثیق کی اور ہاؤس آف لارڈز نے کمشنرز آف ان لینڈ ریونیو بنام ولیمز ایگزیکٹوز ([3]) میں اس کی توثیق کی۔ جہاں تک یہ فیصلے ان قوانین کے خصوصی الفاظ کو چالو نہیں کرتے ہیں جن سے ان کا بالترتیب تعلق ہے اور لفظ "آمدنی" کے زیادہ عام معنی سے نمٹتے ہیں، ہم انگلینڈ میں لیے گئے نقطہ نظر کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ جوڈیشل کمیٹی نے کمشنر آف انکم ٹیکس بنام شا والیس اینڈ کمپنی ([4]) میں ایک تنگ تعریف کی کوشش کی، جس میں آمدنی کو "کسی قسم کی باقاعدگی، یا متوقع باقاعدگی کے ساتھ آنے والے وقتاً فوقتاً مالیاتی ریٹرن" تک محدود کیا گیا تھا، لیکن، ہماری رائے میں، ان کیفیات کو اس معاملے کے مخصوص حقائق کے حوالے سے پڑھا جانا چاہیے۔ اس قسم کی رسید کے غیر متواتر پہلو پر پریوی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کونسل نے دی کنگ بنام بی سی فراور سیڈر لامبر کمپنی([1])، میں غور کیا تھا اور ہمیں نہیں لگتا کہ عزت ماب کے ذہن میں اس نوعیت کا کوئی معاملہ تھا جب انہوں نے شا والیس اینڈ کمپنی کے کیس کا فیصلہ کیا ([2])۔

فاضل سالیسیٹر جنرل ایک ایسی شق پر سختی سے انحصار کرتا ہے جو ان چار پالیسیوں میں سے تین میں ظاہر ہوتی ہے جن سے ہمارا تعلق ہے۔ یہ ایک شق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بیمہ شدہ کو منافع میں ہونے والے نقصان کو کم سے کم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور جب تک وہ کاروبار کو دوبارہ شروع کرنے کی کوشش نہیں کرتا تب تک رقم ادا نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے استدلال کیا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رقم منافع کے نقصان کے معاوضے کے طور پر ادا کی گئی تھی اور یہ نہ تو آمدنی تھی اور نہ ہی منافع، اور نہ ہی یہ دفعہ کے معنی میں فائدہ تھا۔ ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ یہ رسیدیں صرف اس وجہ سے آمدنی کیسے ختم ہو جاتی ہیں کہ پیسوں کا دعوی کرنے سے پہلے کچھ چیزیں کرنی پڑتی ہیں۔

ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ روپے 14,00,000 ٹیکس کے قابل ہے۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: راجندر نارائن۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: پی اے مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document